سوال: اسلام میں ریاست کی معاشی ذمہ داریاں بیان کریں اور اسلام کے معاشی اصولوں کی وضاحت کریں جو عصری دنیا میں معاشی مسائل کو حل کرنے میں مدد گار ثابت ہو سکتے ہیں؟

جواب:

تعارف

اسلامی معاشی نظام ہمارے دین کا ایک حصہ ہے۔ دین اسلام نے ہمیں بنیادی عقائد اور مضبوط ارکان کے ساتھ ساتھ ایک منفرد اور بااثر معاشی نظام بھی دیا ہے۔ اسلامی معاشی نظام ایک "انقلابی معاشی نظام" ہے۔ اس سے پہلے عرب میں بہت زیادہ

مفلسی پائی جاتی تھی۔ غریبوں کا
استحصال ہوتا تھا۔ اور امیر طبقہ
غریبوں کی حق تلفی میں مصروف
تھا۔ اسلام نے عرب کو ۲۵ سے ۳۰
سال کے عرصے میں دنیا کی سب سے
بڑی معیشت بنا دی۔ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبے عرصے
تک عرب میں حکومت کی، اور
ریاست مدینہ کو ایک فلاحی
ریاست کی شکل دی۔ اسی طرح
خلفائے راشدین نے بہترین حکومتیں
قائم کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو سال
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس سال تک حکومت
کی۔ اور آپ رضی اللہ عنہم کی حکومتیں مضبوط
اسلامی معاشی نظام کا آج بھی منہ
بولتا ثبوت ہیں

← ریاست کی معاشی ذمہ داریاں اور معاشی نظام کے اصول

- **معاشی جدوجہد / تجارت کا حصول**

اسلام واحد دین ہے جس نے دولت کمانے کو بھی عبادت قرار دیا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ترجمہ

مفہوم: "ہم نے تجارت میں برکت رکھی ہے"

القرآن -

ایک اور جگہ اللہ پاک فرماتے ہیں:

"اپنا رزق تلاش کرو، یہ بھی عبادت ہے"

(القصص : 27)

یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو معاشی جدوجہد کا حکم دیتے ہیں اور محنت میں برکت کا بھی پیغام ملتا ہے۔

اخلاقی اصول کی پاسداری

اسلام نے ہمیں اخلاقی اصول کی پاسداری کا حکم دیا ہے۔ جس کی بنیاد پر حلال و حرام کی تمیز و تفریق ہوتی ہے جیسا کہ چوری، رشوت، بھیک وغیرہ کو اسلام میں سختی سے منع کیا گیا ہے۔

نمبر "جوان آن بھیک مانگتا ہے قیامت کے دن اس کی پیشانی پر داغ ہوگا" — الحدیث

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
ترجمہ "رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں"

— الحدیث

اسلام میں عبادت کے بیان کردہ اصول

اسلام کا اصول ہے کہ تجارت باہمی
رضاعہ رضامندی اور کے ساتھ
ہونی چاہیے اور اس میں کوئی
زور زبردستی نہ ہو۔ مثلاً کسی
مجبور بندے سے کم قیمت پر اس کی
کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے
چیز خریدنا منع ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ

ترجمہ:
مفہوم: "جو چیز اپنے لیے پسند کرو
وہی اپنے دوسرے بھائی کے لیے
بھی پسند کرو"

یعنی کسی صورت بھی کسی کے ساتھ بھی
زیادتی نہ کی جائے

اسی طرح ناپ تول میں کمی
اور ذخیرہ اندوزی کی بھی دین
میں ممانعت ہے۔

• اسراف کی ممانعت

دینِ اسلام میں قتل اور اسراف
دونوں ہی سے منع فرمایا گیا ہے
جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں کہ
ترجمہ و مفہوم : "مگر اسراف نہ کرو"
سورۃ - اعراف

• اسلام میں ذرائع آمدن

• اسلامی معاشی نظام میں مسلمانوں سے
جو ٹیکس جمع کرتے ہیں اسے **"زکوۃ"** کہتے
ہیں اور غیر مسلموں سے جمع کیے جانے
والے ٹیکس کو **"جزیہ"** کہتے ہیں۔
صاحبِ حیثیت مسلمانوں سے **"عشر"**
لیا جاتا ہے۔ اسلام میں نئے ٹیکس
کی اجازت ہے لیکن صرف صاحبِ
حیثیت لوگوں پر لگائے جائیں۔

• سماجی انصاف کو یقینی بنانا

- روٹی، کپڑا اور مکان کی ذمہ داری ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے اس مقصد کے لیے اسلامی معاشی نظام "بیت المال" بنانے کا حکم دیتا ہے۔

حضرت عمرؓ کے دور میں یہودی بوڑھوں اور بچوں کو بھی ریاست کی طرف سے ماہانہ وظیفہ ملتا تھا۔

- **اسلام میں روزگار کی فراہمی کے ذریعے سے غلامی کا خاتمہ**

اسلام میں مزدور کو اس کی مزدوری بروقت دینے کا حکم دیتا ہے۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے بھی ثابت ہے۔ اس کی ایک مثال ان یہودی قیدیوں سے بھی ملتی ہے جنہیں مسلمان بچوں کو تعلیم دینے پر رہائی کا وعدہ کیا گیا تھا۔

• دولت کی گردش کو یقینی بنانا

جیسا کہ نبی محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ دولت
ترجمہ
کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائے۔

اس طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں کہ
ترجمہ —
مفہوم: "سونا اور چاندی اکٹھا نہ
کرو، روز محشر یہ اس کا مزہ آئے گا"
سورۃ التوبہ —

قرآن تعلیمات میں ذخیرہ اندوزی کے استعمال کے خلاف
اور دولت کی گردش کو یقینی بنانے کے
عمل کو فروغ دیتی ہیں۔

• سود سے پاک معیشت

قرآن پاک میں "ربا" کا لفظ
استعمال ہوا ہے جس کا مطلب "بڑھنا
یا نشونما" پانا ہے اور اصطلاح میں
اس سے مراد دولت میں حرام طریقے سے

اضافہ کرنا ہے۔ قرآن کریم میں
اللہ پاک فرماتے ہیں کہ

ترجمہ:
"سود اللہ اور اس کے رسول کے خلاف
اعلانِ جنگ ہے"
— البقرہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع
پر سود کو حرام قرار دیا تھا۔

خلاصہ

اسلامی معاشی نظام ایک واضح اور
شفاف معاشی نظام ہے۔ اس نظام
میں رشوت، سود، بددیانتی، چوری،
کرپشن وغیرہ جیسے اخلاقی برائیوں
کی بالکل بھی گنجائش نہیں ہے۔ اسلامی
معاشی نظام ایک پر اثر انقلابی
معاشی نظام ہے۔